رجسٹر نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت بنام مینجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے
سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا ظاہر ہونا مبعوث ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

جلد | ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۳ صفر سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۷۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ خیریت سے ہیں۔ ممبران خاندان رسالت بھی عموماً اچھی طرح ہیں +

جلسہ کی تیاریاں بسرگرمی ہو رہی ہیں۔ جملہ ضروریات کا انتظام سنین ماضیہ سے زیادہ مستعدی سے کیا جا رہا ہے +

مہمان ابھی سے آنے شروع ہو گئے ہیں تاریخ جلسہ تک انشاء اللہ سب آجائیں گے +

عازمان دارالامان مطلع رہیں کہ بٹالہ سٹیشن سے قادیان تک بستروں اور اسباب مہمانان کے واسطے گڈوں کا انتظام **۲۵ و ۲۶** دسمبر دو روز رہے گا۔ جو صاحب بعد میں بٹالہ پہنچینگے ان کو بطور خود کچھ انتظام کرنا پڑے گا۔ جلسہ کی تاریخیں **۲۶۔ ۲۷ و ۲۸** دسمبر تین دن یاد رکھیں +

اخبار احمدیہ

فتاوٰی احمدیہ

دین کے کام میں والدین کی اطاعت۔ ایک دوست نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ والدین غیر احمدی ہونے کے سبب چندہ دینے سے روکتے ہیں۔ حضور نے انکو لکھایا کہ دین کے کام میں ماں باپ کی اطاعت جائز نہیں (یعنی اگر وہ امور دین میں مزاحم ہوں تو انکی بات ماننی نہیں چاہیئے) +

استفسار و جواب

(۱) جالندھر چھاونی سے برادر عبد اللہ خاں صاحب نے پوچھا کہ **وصیت** کنندہ کو کل آمدنی کا دسواں حصہ دینا چاہیئے یا بعد منہائی اخراجات باقی کا؟ **جواب** وصیت کی شرط یہ ہے کہ کل آمدنی کا عشر (۱/۱۰) دیں۔ (۲) اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ لیکٹ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ **خواجہ** کمال الدین صاحب کا مشن کیا ہے جسنے اس کا **جواب** دیا کہ ان کا مشن (اسلام نفی مسیح موعودؑ) ہے جو اس زمانہ میں صفر کے برابر ہے (۳) ایک دوست نے پوچھا کہ مسلم کی ایک حدیث کے حسب منشاء کسی شخص کی **عمر سو سال** سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے حالانکہ مشاہدہ اسکے خلاف ثابت ہے **جواب** حضرت نے لکھایا کہ رسول اللہ صلعم کے وقت جو لوگ تھے انمیں سے کوئی سو سال تک زندہ نہیں رہا +

تولد فرزند

فیروز پور شہر سے اخویم مکرم منشی فرزند علی صاحب خبر دیتے ہیں کہ میرے اکبر علی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ اس عزیز کو عمر طبعی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین +

ضروری گذارش۔ جو احباب کرام جلسہ میں شریک ہونگے اور اس سے اگلا پرچہ نہیں آنکر لینا چاہتے ہوں وہ بواپسی مطلع فرمائیں۔ (مینجر الفضل)

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان پریس میں چھپکر شائع ہوا)

تحریک دعا

اکبر یان سے عزیز الدین صاحب مقامی جماعت کی ترقی ایمان و تعداد و افراد کے لئے مُصِر ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمزوریاں دور کر کے تبلیغ حق کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے آمین۔ برہان پور میں محمد ابراہیم کا بچہ ام الصبیان کے سخت مرض میں مبتلا ہے اس کی صحت کیواسطے۔ سرہند سے اہلیہ صاحبہ محمد تقی صاحب لکھتی ہیں کہ عاجزہ کے والد صاحب اور بھائی صاحب احمدیت قبول فرمائیں اور جو بھائی میدان جنگ میں گئے ہیں سب صحیح سلامت واپس آئیں لاہور سے برادر غلام قادر صاحب اپنی مشکلات دور ہونے کے لئے خواہش دعا چاہتے ہیں امرتسر سے میر الٰہی بخش صاحب کی بیوی بچے بیمار ہیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے برادر برکت علی صاحب کی اہلیہ بوجہ حمل اسوقت بڑی سخت تنگ ہیں۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے تحریک دعا کے ساتھ وہ لکھتے ہیں کہ اس حمل سے جو بچہ ہوگا دین کے لئے وقف کر دیا جائیگا۔ مظفر نگر میں اخویم محمد حسین صاحب کی بڑی لڑکی سخت بیمار ہے۔ بہت پریشان ہیں اس تشویش میں کاروبار بھی بند ہے شافی مطلق شفا بخشے۔ چھاؤنی راولپنڈی۔ برادر محمد سعید اپنی بیماری اور روزگار کے متعلق دعا کے خواستگار ہیں

قبولیت دعا

ایک ۵۵۹ میں برادر محمد خانصاحب عرصہ سے بیمار تھے حضرت کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور لکھتے ہیں کہ اب تندرست ہوں۔ بھوپال۔ (بدھواڑہ) میں بقاء اللہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار تھیں۔ حضرت کی خدمت میں دعا کی التجا کی گئی ادہر سے دعا کی اطلاع پہنچی تھی کہ ادہر بفضل خدا افاقہ شروع ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ شفائے کلی عطا فرمائے۔ مرض سخت بتلاتے تھے۔

لکھنو سے اخویم مکرم مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بھانجا سید ارتضیٰ علی طالب علم قادیان مدت سے بیمار تھا اب حضرت فضل عمر ایدہ اللہ اور احباب کی دعا سے بہت افاقہ ہے فالحمدللہ۔ صحت کلی کے لئے مزید دعا کی ضرورت ہے۔

متفرقات

وعظ سید غلام حسین صاحب احمدی جو گورنمنٹ کیٹل فارم حصار سے پوسٹ گریجوایٹ کورس کی تعلیم کیواسطے ویٹرنری کالج لاہور میں آئے ہوئے ہیں ان کا وعظ پچھلے ہفتہ کو نماز پر ہوا جسے بفضل خدا جملہ حاضرین نے پسند کیا اور کئی تارک الصلوٰۃ اب پابند نماز ہوگئے ہیں۔ فالحمدللہ۔

لیکچر۔ میانی (متصل بھیرہ) میں اخویم مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے دو لیکچر سکھوں اور آریوں کے متعلق بفضل خدا کامیابی اور خیر و خوبی سے ہوئے حاضرین اور نیز وہاں کے مفتی صاحب بھی جو ایک ذی وجاہت شخص ہیں خدا کی عنایت سے مداح ہوئے کہ اشاعت اسلام کا کام اصل میں یہی لوگ (احمدی) کر رہے ہیں۔ فالحمدللہ مفصل رپورٹ انشاءاللہ پھر شائع ہوگی۔

ضرورت رشتہ۔ برادر مکرم منشی غلام رسول صاحب سیاہ نویس تونسہ کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہیں۔ دو بچے ہیں۔ خانہ آبادی کی بہت جلد ضرورت ہے۔ بفضل خدا مستقل ملازم سرکاری ہیں۔ مرحومہ کا زیور قیمتی پارچات اور سامانِ خانہ سب موجود ہے کچھ اراضی زرعی بھی ہے انشاءاللہ یہ رشتہ بابرکت ہوگا احمدی احباب توجہ فرمائیں۔

عہد و پیمان مجوزہ

۶ ماہ حال کو غیر مبائعین میں سے دو صاحب لائلپور سے قادیان آئے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ سے ملے اور آپ کی خدمت میں اس قسم کے خیالات ظاہر کئے کہ اخبارات میں جو باہم طعن و تشنیع کا ناگوار سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے اس کا سدباب ہونا چاہیئے حضرت ممدوح نے فرمایا کہ الفضل نے تو اب بہت دنوں سے ایسے مضامین کی اشاعت ہمارے کہنے سے بند کر رکھی ہے۔ لیکن پیغام میں برابر دشنام دہی و دل آزاری کا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے پھر انکو جواب دینے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ اگر ادھر سے یہ ناگوار باتیں بند ہو جائیں تو ہم بھی ادہر سے اپنے سب اخبارات کو روک دینگے ورنہ بعض اوقات جواب دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر آپ مولوی محمد علیصاحب کو منوا لیں تو ہو سکتا ہے کہ اگر ان کی طرف سے بھی اقرار ہو جائے تو ۱۵ دسمبر کے بعد سے طرفین ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہ لکھیں۔ آپ ہی یہ کام کریں اور ان سے گفتگو کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اس پر وہ دونو صاحب یہ وعدہ کر کے چلے گئے کہ مولوی محمد علیصاحب سے گفتگو کر کے جواب دینگے۔ لیکن تادم تحریر (۱۹ دسمبر ہے اور ڈاک آچکی ہے) ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا حالانکہ یہاں سے انکو دوبارہ جوابی خط بھی لکھا گیا۔ اب پیغام مورخہ ۱۴ دسمبر کے ضمیمہ میں جو یہاں ۱۸ دسمبر کو بھیجا گیا ہے حسب عادت ہماری جماعت اور امام محترم کی نسبت بہت کچھ سب و شتم سے بھی کام لیا گیا ہے اور ساتھ ہی مجوزہ عہد و پیمان کا ذکر کرتے ہوئے ہم سے توقع کی گئی ہے کہ امور متنازعہ کے متعلق سکوت اختیار کریں اور پیغام کی پھیلائی ہوئی خطرناک غلط فہمیوں کا کوئی ازالہ نہ کیا جائے جس سے ناواقف لوگوں میں ہماری جماعت ہمارے امام محترم اور سلسلہ حقہ کے مرکزی دربار سے متعلق بدظنی اور بیزاری پیدا ہونیکا قوی اندیشہ ہے۔

ہم بڑی خوشی سے اس بات پر آمادہ ہیں کہ آئندہ ان ناگوار بحثوں کا قطعی خاتمہ کر دیں۔ لیکن یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب طرفین کے ذمہ دار لوگوں کی طرف سے ایسی تحریر شائع ہو ورنہ پیغام کے ایڈیٹر کا کوئی بات لکھ دینا ہمارے لئے تسلی وہ نہیں ہو سکتا ہم اس معاہدہ کے تبھی پابند ہو سکتے ہیں جبکہ سمجھوتہ ہو کر ادہر سے مولوی محمد علی صاحب دستخط کر دیں اور ہماری جماعت کے امام نے تو فرما ہی دیا ہے جو مولوی صاحب کے آمادہ ہونے پر شائع بھی کیا جاویگا ادہر حضرت پس سمجھوتہ ہو جائیگا یہی طریق ہے کہ مولوی صاحب ایسی تحریر اپنے اخبار میں شائع کر دیں ادہر حضرت فضل عمر کی تحریر ایسی مجوزہ عہد و پیمان پر مشتمل .. الفضل اور فاروق میں بھی شائع کر دی جائے اس اثنا میں کہ یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچے اور شائع ہو۔ اخبارون کو کسی مقررہ تاریخ تک مہلت دیجائے تاکہ ان کے جو مضامین لکھے جا چکے یا چھپ چکے ہوں ان کی اشاعت روکنے سے پیچے وقت پر نکلنے میں حرج بھی واقع نہ ہو۔ پس اگر پیغام صلح واقعہ میں رفع شر کا خواہان ہے اور اس کے امیر مولوی محمد علی صاحب بھی آپس کی تو تو میں میں کو بند کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے بلا توقف مضمون مصرحہ بالا کی ایک تحریر کو پیغام میں چھپوا دیں۔ انشاءاللہ ہماری طرف سے بلا تامل یہی کارروائی کی جائیگی۔ ہم اپنے امام محترم ایدہ اللہ کے حسب ارشاد بار بار امن و آشتی کی طرف قدم اٹھاتے اور رفع شر کی خاطر باوجود سخت دکھ دیئے جانے کے صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں لیکن افسوس پیغام ہی پھر پھر کے نئے سرے سے آتشِ نزاع کو بھڑکا دیتا ہے اب ہمیں دیکھنا ہے کہ ہمارا ہمعصر اور غیر مبائعین میں سے تنگدل احباب مع اپنے امیر کے کہاں تک الصلح خیر کی طرف آنیکے لئے آمادہ ہیں۔ والسلام (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء

عزیز عبدالحی مرحوم کی وفات

مرزا یعقوب بیگ صاحب کی افسوسناک غلط بیانیاں

اور

عزیز مرحوم کے بہنوئی صاحب کا جواب

ذیل میں ہم مفتی فضل الرحمن صاحب کا جواب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مفتی صاحب کو جو تعلق عزیز مرحوم سے تھا اور جو صدمہ کہ اس عزیز کی وفات سے مفتی صاحب اور مفتی صاحب کی اہلیہ مکرمہ یعنی حضرت خلیفہ اول رضہ کی بیٹی اور صاحبزادہ مرحوم کی ہمشیرہ کو ہوا ہے اُس کا اندازہ محض ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے وہ یہ کہ جب عزیز مرحوم کا وصال ہو گیا۔ اور جنازہ ہمشیرہ کو منہ دکھانے کے لئے لایا گیا تو فرط غم سے بیہوش ہو گئیں اور معاً یہ خبر بھی مشہور ہو گئی کہ حفصہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہماری غرض اس واقعہ کے اظہار سے صرف یہ ہے کہ جو تعلق مفتی صاحب کو صاحبزادہ مرحوم سے تھا وہ کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ پھر مفتی صاحب نہ صرف رشتہ دار و تیماردار تھے بلکہ طبیب بھی ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اچھے طبیب ہیں۔ پس اُن کا جواب نہ صرف جواب بلکہ دردمند دل کی آواز ہے۔

ہم اس مضمون کو الفضل کے کالموں میں جگہ دینے کے ساتھ ہی اپنے مولیٰ کے حضور ایک دُعا کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔ اے علیم و عالم الغیب خدا! تجھے ہمارے قلوب ہمارے حالات کا سب علم ہے۔ مولیٰ! تو خوب جانتا ہے کہ ہماری جماعت اور ہمارے امام کو ہر آن محض تیری رضا جوئی مطلوب ہے۔ ہمیں کجروی اور ٹیڑھی راہیں ناپسند ہیں ہمارا معاملہ تجھ سے صاف ہے مگر

پیارے مولیٰ! دوست نما دشمن ہمارے دُکھے ہوئے دلوں کو ٹھیس پر ٹھیس لگا رہے ہیں وہ ایسی باتیں ہماری طرف منسوب کرتے ہیں جنکا ہمارے واہمہ کو بھی پتہ نہیں۔ خدایا آسمان! آسمان کے نیچے دروغ بافی۔ غلط بیانی۔ بہتان بندی اور نیتوں پر حملے ہو رہے ہیں۔

آہ! ہم کو اور ہمارے امام کو مسیح موعود کے لخت جگر کو۔ حضرت خلیفہ اول رضہ کے پیارے محمود اور وصی کو عبدالحی مرحوم کے حقیقی بہنوئی کو اپنے اُستاد اور پیشرو کے بیٹے کے علاج معالجہ میں بے توجہی کرنے کا الزام دیا جاتا ہے گویا ہمارا امام اور اُس کے مبایعین صاحبزادہ عبدالحی کے دشمن جان تھے۔

اے مالک یوم الدین! ہمارا معاملہ تیرے حضور صاف ہے اور یہ ایک لائبل ہے جو ہم پر کیا گیا ہے اس کا استغاثہ اے احکم الحاکمین ہم تیرے حضور کرتے ہیں تو اس کا جواب دے۔ تو مریض قلوب کو شفا اندھی آنکھوں کو بصیرت۔ بہرے کانوں کو سماعت دے۔ ایسا ہو وہ حق سے فائدہ اُٹھائیں۔ ضد و تعصب سے باز آئیں۔ جھوٹ لکھنے اور بولنے سے شرمائیں تیرا خوف کریں۔ ہدایت کے راستوں پر چلیں۔

آمین ثم آمین (ایڈیٹر)

مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

۱۴۔ دسمبر ۱۵ء کے اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے صاحبزادہ عبدالحی صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات۔ "اور میاں محمود احمد صاحب اور ان کے مریدین کا افسوسناک طرز عمل" کے ہیڈنگ کے نیچے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس مضمون میں پھر آپنے مرہم عیسیٰ صاحب کی طرح زبانی لفاظی اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں "کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم اور اُن کے خاندان اور اولاد سے تمام جماعت احمدیہ کو ہمیشہ وابستگی رہی ہے اور یہی وجہ تھی کہ باوجود میاں محمود احمد صاحب کے فتوے کے..... حضرت مولوی محمد علی صاحب امیر قوم اور دیگر احباب و بزرگان ملت..... نے ضروری سمجھا کہ تعزیت کے لئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے گھر والدہ عبدالحی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب۔ خاکسار۔ و دیگر احباب جماعت لاہور جنکی تعداد چودہ اشخاص کی تھی حاضر ہوئے یہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کے مخلص مریدین کے ذمہ ایک فرض تھا جو کہ انھوں نے مسنون طور پر ادا کیا"

محبت کے جھوٹے دعوے

میں نے پہلے فاروق کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے اس امر کا مطالبہ کیا ہے اور اب پھر دوبارہ ان لوگوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں کو یعنے ان بزرگان ملت کو (بزعم خود) حضرت مولوی صاحب کے خاندان اور اولاد کی محبت للہ تھی۔ تو پہلے وہ اس کا جواب دیں کہ کیا حفصہ اہلیہ مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی اُنکی اولاد ہے یا نہیں۔ آپ کی شریعت۔ آپکی طریقت۔ آپ کا مذہب۔ آپکی ملت۔ آپکا قانون۔ آپکا تجربہ۔ آپ کا مشاہدہ۔ آپ کا وجدان۔ آپ کا ایمان کیا حکم دیتا ہے کہ کیا وہ نورالدین رضہ کی اولاد ہے یا نہیں۔ اگر ہے (اور ضرور ہے۔ کسی طرح آپ کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا) تو آپ ذرہ ایمان سے جواب دیں کہ ایک سال سے وہ بیمار ہے۔ آپنے آپکے بزرگان ملت نے۔ آپکے امیر قوم نے۔ ایک پیسہ کا کارڈ بیمار پرسی کا لکھا؟ چہ جائیکہ معالجہ یا ہمدردی کا اظہار کرتے۔ پھر یہ نام کے بزرگان ملت قادیان میں تشریف لائے اور مرحوم کی بہن کو۔ درآنحالیکہ اسکے دروازہ کے سامنے سے دو دفعہ گذرے۔ کوئی دوسرے مکان پر جانے کی خاص تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی تھی۔ نہ تعزیت۔ نہ عیادت کے لئے زبان ہلا سکے۔ آپ کے بزرگان ملت یا امیر قوم ہونے کی یہی شناخت تھی۔ اور یہی اعظم نورالدین رضہ کی اولاد سے دلی وابستگی تھی۔ پھر اسی پر کیا موقوف ہے۔ نورالدین رضہ مرحوم کے خاندان سے

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان ۲۱ دسمبر ۱۹۱۵ء

جلسہ پر آنیوالے احباب توجہ کریں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ جلسہ میں تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں اور چند روز میں ہی احباب آنے شروع ہو جائینگے بلکہ بعض مقامات سے ابھی سے دوست آنے لگے ہیں اسلئے احباب کی اطلاع کے لئے اسبات کا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہمارا جلسہ کوئی عرس یا میلہ نہیں بلکہ اسکے اندر بہت سی حقیقتیں مخفی ہیں اور بہت سے دینی و دُنیاوی فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث ہے اس لئے جو دوست جلسہ پر آئیں وہ اسبات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ ایک دن کے لئے قادیان آکر چلے جانا ہرگز وہ فوائد پیدا نہیں کرسکتا جو اسکی اصل غرض ہیں۔ پس جو احباب تشریف لائیں وہ ایسا انتظام کرکے آئیں کہ جلسہ کے تینوں ایام برابر جلسہ میں شامل رہیں اور پچیس ۲۵ کی شام تک یا کم سے کم چھبیس ۲۶ کی صبح ایسے وقت تک قادیان پہنچ جائیں جس میں وہ جلسہ کی کل کارروائی میں شامل ہو سکیں اور قادیان سے انتیس ۲۹ کی صبح سے پہلے واپس نہ جائیں کیونکہ اس سے جلسہ کی اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔ ہاں جن لوگوں کی رخصت تھوڑی ہو وہ بوجہ مجبوری کے واپس جاسکتے ہیں مگر باقی احباب کو تینوں دن متواتر جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے ✤

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ جلسہ پر بعض احباب پہلے آجاتے ہیں اور پھر بعد میں بھی کچھ دن یہاں ٹھہرتے ہیں اس لئے میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ۲۵ تاریخ کی شام سے سوائے جلسہ کے ایام اور یوم جمعہ کے اسوقت تک کہ جلسہ میں آنیوالے احباب میں سے ایک حصہ قادیان ٹھہرے درس روزانہ دیتا رہوں تاکہ روزانہ انکو کچھ سننے کا موقعہ ملجائے۔ آجکل بوجہ حلق کی تکلیف کے ایک دن درس ہوتا ہے اور ایک دن نہیں ✤

۳۔ جس طرح پچھلے سال عورتوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس سال بھی انتظام کیا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس سال ایسا انتظام کردیا جائے کہ مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں کے لئے ایک علیحدہ پردہ دار جگہ بنادی جائے تاکہ وہ بھی لیکچر سن لیں اس سے انکو پہلے سے زیادہ لیکچر سننے کا موقعہ ملجائے گا اور وہ جماعت کی سالانہ ترقی کی رپورٹ بھی سن سکیں گی۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ✤

خاکسار مرزا محمود احمد قادیان ۲۰ دسمبر ۱۹۱۵ء

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان

313

جلسہ پر آنیوالے احباب توجہ کریں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ جلسہ میں تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں اور چند روز میں ہی احباب آنے شروع ہو جائینگے بلکہ بعض مقامات سے ابھی سے دوست آنے لگے ہیں اسلئے احباب کی اطلاع کے لئے اسبات کا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہمارا جلسہ کوئی عرس یا میلہ نہیں بلکہ اسکے اندر بہت سی حقیقتیں مخفی ہیں اور بہت سے دینی و دنیاوی فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث ہے اس لئے جو دوست جلسہ پر آئیں وہ اسبات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ ایک دن کے لئے قادیان آکر چلے جانا ہرگز وہ فوائد پیدا نہیں کرسکتا جو اسکی اصل غرض ہیں۔ پس جو احباب تشریف لائیں وہ ایسا انتظام کرکے آئیں کہ جلسہ کے تینوں ایام برابر جلسہ میں شامل رہیں اور پچیس ۲۵ کی شام تک یا کم سے کم چھبیس ۲۶ کی صبح ایسے وقت تک قادیان پہنچ جائیں جس میں وہ جلسہ کی کل کارروائی میں شامل ہو سکیں اور قادیان سے انتیس ۲۹ کی صبح سے پہلے واپس نہ جائیں کیونکہ اس سے جلسہ کی اصل غرض پوری نہیں ہوتی۔ ہاں جن لوگوں کی رخصت تھوڑی ہو وہ بوجہ مجبوری کے واپس جاسکتے ہیں مگر باقی احباب کو تینوں دن متواتر جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے ✤

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ جلسہ پر بعض احباب پہلے آجاتے ہیں اور پھر بعد میں بھی کچھ دن یہاں ٹھہرتے ہیں اس لئے میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ۲۵ تاریخ کی شام سے سوائے جلسہ کے ایام اور یوم جمعہ کے اس وقت تک کہ جلسہ میں آنیوالے احباب میں سے ایک حصہ قادیان ٹھہرے درس روزانہ دیتا رہوں تاکہ روزانہ انکو کچھ سننے کا موقعہ ملجائے۔ آجکل بوجہ حلق کی تکلیف کے ایک دن درس ہوتا ہے اور ایک دن نہیں ✤

۳۔ جس طرح پچھلے سال عورتوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس سال بھی انتظام کیا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس سال ایسا انتظام کردیا جائے کہ مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں کے لئے ایک علیحدہ پردہ دار جگہ بنادی جائے تاکہ وہ بھی لیکچر سن لیں اس سے ان کو پہلے سے زیادہ لیکچر سننے کا موقعہ مل جائے گا اور وہ جماعت کی سالانہ ترقی کی رپورٹ بھی سن سکیں گی ✤ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ✤

خاکسار مرزا محمود احمد قادیان ۲۰ دسمبر ۱۹۱۵ء

مطبع ضیاء الاسلام

دلی وابستگی کا دعویٰ۔ اور نور الدینؓ کا سگا اور حقیقی بھتیجا جو عمر میں ۵۰ سال سے متجاوز ہے۔ وہ بھی یہاں موجود تھا اگر فضل الرحمن کی بیوی سے عداوت تھی تو نور الدینؓ کے بھتیجے سے ہی اظہار افسوس کر لیا ہوتا۔ خود آپ سب لوگ فضل الرحمن کو گلی میں ملے۔ اور ایک لفظ بھی کسی کے منہ سے نہ نکل سکا کہ میاں ہماری طرف سے عزیز عبد الحی مرحوم کی بہن کو اظہار افسوس کر دینا۔ مجھے افسوس ہے کہ دعوے ہمدردی کا۔ دلی وابستگی کا۔ اور امیر قوم اور بزرگان ملت ہونیکا۔ اور طرز عمل یہ کچھ۔ حضرت ڈاکٹر صاحب خدارا توجہ کرو۔ اور گریبان میں منہ ڈالو۔ آپ کا اگر کچھ بگاڑا یا نقصان کیا تھا تو وہ الزام فضل الرحمن کے ذمہ ہوگا اگر واقعی کچھ ہے۔ نہ کہ نور الدینؓ کی اولاد کے ذمہ۔ ہاں ناگوار واقعات کا ذکر۔ سو وہ بھی سن لو۔

مرہم عیسیٰ کا آنا کس غرض سے تھا حکیم مرہم عیسیٰ اگر قادیان میں آئے تو وہ باقرار خود اپنے سالے کی عیادت کو آئے۔ اور اس ضمن میں عبد الحی مرحوم کی بھی عیادت کر گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ حکیم مرہم عیسیٰ کی زبان اپنی زبان نہیں ہوتی جب وہ عزیز عبد الحی کے کمرہ میں آئے تو حضرت صاحبزادہ فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ۔ وہاں بیٹھے تھے۔ ان کی زبان تھی۔ اگر اسلام علیکم کہکر سنت اسلام ادا کرتے۔ ہاتھ تھے۔ اگر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے میرے روبرو وہ خاموش جا کر بیٹھ گئے۔ اس طرز عمل کا جواب وہ کیا چاہتے تھے یہی نہ۔ کہ انی مہین من اراد اھانتک وہ جب مولوی سرور شاہ صاحب کے مصافحہ اور اسلام علیکم کے لئے اٹھے تو مومن کے قلب پر چونکہ خاص اثر ہوتا ہے ان کے قلب نے انکو اجازت نہ دی کہ ان سے مصافحہ کرتے یا ملتے۔ یہ قدرتی جواب تھا۔ اسی طرح جیسا جیسا مرہم عیسیٰ صاحب نے اپنی طرف سے سلوک کیا ویسا جواب پا لیا۔

بدسلوکی کا بہتان ڈاکٹر صاحب اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور اس خدا کی قسم کھا کر جو ابدی ہے جس کے ہاتھ میں آپ کی جان ہے۔ کہو ان سے یا ان کے گروہ سے قادیان میں کیا بدسلوکی ہوئی۔ کیا انکو حضرت فضل عمر کی طرف سے دعوت۔ کھانے۔ ٹھہرنے۔ اور چاے کے لئے مدعو نہیں کیا گیا۔ ماننا یا نہ ماننا ان کی اپنی اختیار کی بات تھی۔ شکوہ کرتے تم ان بدسلوکی کا۔ تو مزے کی بات تھی۔ جو دوسروں کی باتیں دوسروں تک محدود رکھتے۔ پہلی وہ جو آپ بیتی کہیے۔ جگ بیتی سے کیا کام۔ ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال اور ان کے زیر اثر طبیبوں کے حال کی نسبت بہت سی ہتک آمیز عبارت لکھی ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے عزیز مرحوم کی بیماری میں مشورہ نہ لیتے تھے

اپنی بیتی کہو نور الدین اعظمؓ کی بیماری میں ہمنے کبھی نہ دیکھا کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کسی وقت مولوی قطب الدین صاحب۔ یا مولوی غلام محمد صاحب۔ یا فضل الرحمن۔ یا کسی اور طبیب سے ہمارے پیارے باپ کی بیماری کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں۔ افسوس عزیز عبد الحی مرحوم کی بیماری تو چند روزہ تھی۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو تو خدا نے مہینوں علاج کا موقع دیا تھا لیکن آپنے کسی طبیب سے کبھی کوئی مشورہ کیا اور نہ کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرتے ہوئے دیکھا گیا افسوس تو یہ ہے کہ

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس۔ توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

مرہم عیسیٰ کی طبی قابلیت اور تجربہ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کا بڑا ناتجربہ کار ہونا اور مولوی نور الدین صاحب کے خاص شاگردوں میں سے ہونے کی ایک ہی دلیل پیش کرتا ہوں سن لیجئے۔ ایک دفعہ حضرت حکیم صاحب نے مجھے ایک نسخہ بتلایا کہ دق اور سل کے بیماروں کے لئے اکسیر کا کام کرتا ہے میں نے بڑی مسجد میں درس کے بعد حضرت قبلہ کے سامنے پیش کیا کہ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ دق اور سل میں یہ اکسیر ہے آپنے فرمایا کہ حکیم صاحب سے سوال کرو۔ کہ کتنے مریضوں پر آپنے اس کا استعمال کیا اور ان میں سے کتنے اچھے ہوئے۔ تو حکیم صاحب نے جواب دیا کہ آٹھ دس پر استعمال کیا اور دو اچھے ہو گئے جس پر قبلہ مرحوم نے فرمایا دیکھا اس کو اکسیر کہتے ہیں۔ تم اپنے ہاتھ سے دق اور سل کے شفایاب مریضوں کو گن سکتے ہو۔ تو میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا بیٹا ایسی باتوں پر اعتبار نہیں کیا کرتے۔ یہ ہے حکیم صاحب کی تجربہ کاری کا نمونہ۔

مرزا خدا بخش کس گنتی میں ہیں دوسرے حکیم مرزا خدا بخش صاحب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آپ کی ہمت پر تو ہم کو اعتبار ہی نہیں کہ آپکے زیر علاج کبھی کوئی مریض اچھا ہوا بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ ان کا تجربہ بھی ہم خود اپنے سامنے کر چکے ہیں۔ ان سے ڈاکٹر صاحب کیا مشورہ لیتے۔ ڈاکٹر صاحب ایک فن کے پاس یافتہ سند یافتہ اور ایک شخص جو اس فن سے محض ناآشنا ہو اس سے مشورہ لینا۔ میں ادب سے عرض کرونگا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب ازراہ مہربانی اس بات کا ضرور جواب مرحمت فرما دینگے۔ کہ وہ خود لاہور کی پریکٹس میں حکیم مرہم عیسیٰ اور مرزا خدا بخش صاحب سے کس قدر مریضوں کے علاج میں مشورہ لیا کرتے ہیں۔ تاکہ آیندہ ہم لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھاویں نیز حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب مرحوم کی بیماری میں جبکہ یہ دونوں فاضل یہاں موجود تھے تو آپنے ان سے کتنی دفعہ ان کے علاج میں مشورہ لیا؟

خود بدولت کا دست شفا زبان خلق نقارہ خدا آپ کا خط والدہ عبد الحی کے نام آیا ہوگا اور حضرت فضل عمر نے بے شک آپکو بلانے کی رائے نہ دی ہوگی کیونکہ آپ کا وہ خود ہی نہیں بلکہ تمام احمدی جماعت پہلے تجربہ کر چکی ہے کہ جس مریض کے لئے آپکو بلایا آپنے اپنا دست شفا اس کے سر پر رکھا کہ قبر ہی میں جا آرام سے سویا۔ بھلا حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کے وقت آپ کہاں تھے۔ مولوی عبد الکریم مرحوم کے وقت آپ کہاں تھے۔ خود حضرت مسیح موعود کے وقت آپ کہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر قبلہ مولوی نور الدین مرحوم کیوقت آپ کہاں تھے اور آپنے کیا بنایا جواب آپکو بلایا جاتا۔ حضرت عورتیں تو سخت ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں قادیان کی عورتوں میں اگر کسی کے سامنے آپ کا نام بھی لے لیا جاوے تو وہ یہی جواب دینگی کہ مرزا یعقوب بیگ کو بلانے لگے ہو تو گویا اب اس کی عمر ختم ہو گئی ہے اس میں شک نہیں کہ زندگی اور موت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے مگر بعض بعض اشخاص پہ خاص امیدیں ہوتی ہیں جو قبل از وقت سمجھ میں آجاتی ہیں۔ پھر اگر عورتوں کے اس خیال کو دور کرنیکے لئے

آپ کو نہ بلایا گیا تو اس میں کیا ہرج ہوا۔

حضرت فضل عمر اس بوجہ کے ذمہ وار اس وقت ہو سکتے جب تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہوتی کہ ضرور مرزا یعقوب بیگ صاحب کے ہاتھ سے شفا ہو جاتی ہے اور ہمارا فلاں فلاں مریض دیکھو انہیں کے ہاتھ سے اچھا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں ضرور ان کو بلوا لینا چاہئے۔ میں نے تو خود لاہور میں اپنی بیوی کو کہا کہ اگر چاہو تو مرزا صاحب کو بلا کر تمہاری تشخیص کراؤں تو اس نے مجھے یہی جواب دیا کہ بس اب گویا میری زندگی ختم ہو گئی ہے۔ وہ تو ہمارے جدی عزرائیل ہیں۔ مرنا تو برحق ہے اور ایک دن ضرور مرنا ہے۔ مگر مرزا صاحب کو بلانا گویا میری موت کو بلانا ہے

اپنی تو خبر لو ڈاکٹر ہیرالال صاحب قادیان میں موجود تھے جو فوراً بلائے جاتے۔ آدمی ایک دن لاہور گیا اور اس کی ناواقفی یا غلطی یہ ہوئی کہ اس نے راتوں رات انتظام نہ کیا۔ دوسری صبح کو ڈاکٹر صاحب کو ملا اور ان کو روانگی کا مشورہ کر کے تیسرے دن ایک بجے کے بعد یہاں پہونچا۔ جس وقت آدمی گیا تھا اس وقت مریض کی حالت ایسی ردی نہ تھی۔ مگر از راہ مہربانی ڈاکٹر صاحب مجھے اس بات کا جواب دیں کہ عزیز مرحوم میں تو ابھی سانس باقی تھا جبکہ ڈاکٹر ہیرالال صاحب پہونچے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے انگریز ڈاکٹر شہر لاہور میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے کس وقت بلایا۔ جب کہ وہ ٹمٹم سے نیچے بھی نہ اترنے پایا تھا کہ اس کو کہا گیا حضرت فوت ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب خدا سے ڈرو۔ دوسروں پہ وہ الزام لگاتے ہو جس میں خود مبتلا ہو۔ ذرہ اس وقت کا اندازہ لگاؤ کہ وہ کس کی غفلت تھی۔ اور کس کی سستی تھی کہ مسیح موعود علیہ السلام جیسی قیمتی زندگی کے لئے ڈاکٹر کو خود شہر لاہور میں ایسے وقت بلایا گیا جبکہ آپ کی ایک سانس بھی باقی نہ رہی تھی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ یہی حال ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کا ہے۔ کہ تار کا جانا۔ انکا وقت پر گاڑی سے رک جانا۔ یہ سب کچھ مشیت ایزدی کی بات تھی۔ اگر مرحوم کی زندگی ہوتی تو ہزاروں تدبیریں ایسی بن جاتیں کہ مرحوم بچ سکتا۔ مگر اس کی تو قضا ہی آ چکی تھی اس لئے ہر کام اپنے وقت سے نکلکر ہوا۔ اور ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ اور انہیں باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ضرور ہے اور وہ خود بھی یہ سب سامان مہیا کر رہی ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ میں یوں کروں تو یوں ہو جائیگا۔ اور جو میں یوں کرونگا تو پھر یوں ہو جائیگا مگر اللہ تعالیٰ بتلاتا ہے کہ نہیں تو ہماری مشیت کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ ہم جو چاہتے ہیں وہی ہوا کرتا ہے

یہ ہے آپکا ایمان اور یہ ہے آپکی ڈاکٹری لیاقت ڈاکٹر صاحب آپکو اللہ تعالیٰ پر یقین اور بھروسہ بالکل نہیں۔ افسوس اپنا نام بزرگان ملت میں رکھکر پھر یہ الفاظ کہ علاج ہرگز تسلی بخش نہیں ہوا۔ کہنا کتنے افسوس کی بات ہے۔ علاج چیز کیا ہے بدون مشیت ایزدی کے میں تو کہتا ہوں ؎

چون قضا آید طبیب ابلہ شود ۔ روغن بادام خشکی میکند

شاید آپ کو یہ قول کبھی کسی نے نہیں سنایا۔ حضرت قبلہ مولوی حکیم نور الدین مرحوم کا آپنے کیا تسلی بخش علاج کیا۔ دنیا بھر کی کتابیں ڈاکٹری ہوں یا ویدک۔ یونانی ہوں یا عربی۔ ذرہ دیکھ ڈالو۔ کسی لائق طبیب۔ ڈاکٹر وید سے دریافت کرو۔ کہ مرض سل کا علاج۔ قہوہ۔ دہی۔ بھی کہیں لکھا ہے۔ یہی دوا۔ اور یہی غذا۔ بندے خدا کے خدا کو حاضر ناظر سمجھکر للہ بتلا۔ کہ کہیں یہ علاج ہے بھی۔ پھر نہ آپنے اس میں کسی سے مشورہ لیا۔ نہ کسی لائق ڈاکٹر کو بلایا۔ نہ خود ہوش وخرد سے کام لیا۔

اپنی طفل تسلیاں بھی یاد ہیں؟ آپ کے وجوہات علاج کا جواب یہ ہے۔ کہ

ڈاکٹر ہیرالال صاحب کی تشریف آوری سے پہلے اسیطرح گھر والوں کو تسلی دیجاتی رہی ہے جس طرح خود نور الدین رض کو ہر روز کہا جاتا تھا کہ آج کل کی نسبت بہت آرام ہے حالانکہ مرحوم بعض دفعہ کہہ بھی اٹھتا کہ میری طاقت روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اور تم مجھے روز بروز روبہ صحت بتاتے ہو۔

ابھی کچھ پڑھیئے مریض تپ محرقہ کو ہمیشہ مسہل اور پاشوئیہ سے ہی علاج کیا جاتا ہے۔ اگر اعتبار نہ ہو تو یونانی کتابوں کا ملاحظہ ہو۔

لعنت اللہ علی الکاذبین مریض کو ہرگز ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں بھاگتے نہیں دیکھا گیا۔ اور یہ سراسر افترا اور الزام ہے۔ عزیز مرحوم اپنی وفات سے چند روز پہلے ڈاکٹر صاحب اور اطبا سے بضد ہو کر حضرت صاحب کے مکان میں گیا اور جبراً گیا۔ ورنہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کی یہ رائے نہ تھی۔ اور یہ جانا اس کا میرے نزدیک اس کی سعادت تھی کہ حضرت مسیح موعود کے مکان میں اور حضرت کے بستر میں جا کر عالم جاودانی کو سدھارا۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے؟

میرے بچہ کے معالجہ میں آپ کی لیاقت عزیز مرحوم کو ابتدائے میں ملیریا تھا۔ گو بعد میں اس نے ٹائیفائڈ کا رنگ اختیار کر لیا ہو۔ کونین میرے بچے عنایت الرحمٰن کو خود ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آخری دم تک پلاتے رہے۔ حالانکہ وہ ٹائیفائڈ مشتبہ بھی نہ تھا۔ اور کیا لوگ اور کونین نے اس وقت اس غریب کا پیچھا چھوڑا جبکہ وہ قبر میں جا سویا۔ ذرا توجہ فرما دیں

ایک سو چالیس گرین کونین روز کون دیتا رہا ہے قبلہ مولوی نور الدین رض کو گھوڑے سے گرنے کی تکلیف سے جو بخار ہوا تھا اس میں بھی حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۱۴۰ گرین تک روزانہ کونین دیتے رہے جس کی وجہ سے ان کی آنکھیں اور کان کمزور ہو گئے اور میں لائل پور سے ان کی حالت سنکر آیا اور کونین کو بند کر کے چند روز تک شیرہ بادام وغیرہ تیار رہا۔ جب جا کر کچھ طبیعت درست ہوئی۔

ڈاکٹر مرزا جی! یاد ہوگا کہ اس کونین کا اثر قبلہ مرحوم کو مرتے دم تک رہا کہ کسی قدر اونچا سنتے تھے۔

دہی اور قہوہ ایک ہی وقت میں بھی کوئی دیتا ہے غذا کا انتظام ہم نے حتی الوسع مریض کے لئے جہاں تک ممکن تھا کیا۔ مگر ہاں ایسا نہیں کیا۔ کہ دہی اور قہوہ ایک ہی وقت میں دیتے رہتے۔ کہ یہیں دوا اور یہیں غذا۔ کاش قبلہ مولوی نور الدین رض کا بھی خون کی تشخیص کے ذریعہ سے علاج ہوتا اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایسی فاش غلطی نہ کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سابق اسسٹنٹ سرجن مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس اور علاج صاحبزادہ عبدالحی صاحب مرحوم

*

عزیزی صاحبزادہ عبدالحی صاحب مرحوم و مغفور کے وصال کے بعد بعض غیر ذمہ دار اشخاص نے لاہوری پیغام میں اُنکے علاج کی نسبت کچھ اعتراض کئے تھے۔ مگر بدین خیال کہ اکثر ایسے وہی اشخاص ہیں جنکو یونانی طب کے تعلقات کے باعث انگریزی طریقہ علاج سے نفرت ہے اور عوام کالانعام کے خیالات جاہلانہ سے ہاں میں ہاں ملایا کرتے ہیں خصوصاً ان ایام میں جبکہ سودیشی اور پولٹیکل حریت کے بہت جوش اُٹھ رہے ہیں بنظر وھم عن اللغو معرضون پر عمل کرکے اخبارات میں کوئی جواب نہ دیا۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے معلوم تھا کہ ان اعتراضات کا بڑا باعث اندرونی اختلافات کے کینے اور عداوتیں ہیں۔ اسواسطے بھی مینے اس معاملہ کے متعلق اخباری دُنیا میں آنا پسند نہیں کیا لیکن ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴۔ دسمبر میں پنجاب یونیورسٹی کے لائیسنس طب انگریزی حاصل کردہ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بھی جب انہیں اعتراضات کی تائید کی تو مینے مناسب سمجھا کہ پبلک کو کچھ حالات علالت عزیزی عبدالحی صاحب مرحوم سے اطلاع دوں سو واضح ہو کہ قادیان میں ماہ اکتوبر و نومبر میں ایک خاص قسم کے مچھر کی بہت پیدائش ہوگئی تھی۔ یہ مچھر جب انسان کو کاٹتا ہے تو اُسمیں سخت قسم کے بخار ملیریل پیدا ہوتا ہے جنکو میلگینٹ Malignant ٹرشن Tertian یا ریمیٹنٹ فیور Remittant Fever بولتے ہیں۔ اس کے اثر سے خون میں ملگینٹ ٹرشن پیریسائٹس Malignant Tertion Parasites پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بخار کی وجہ یہی زہر ہوتی ہے یہ مچھر اب تک ہمارے قادیان میں موجود ہے جس صاحب کو تحقیقات کرنی ہو۔ انکی خدمت میں زندہ یا مردہ مچھر روانہ کیا جاسکتا ہے۔ انہیں مچھروں کے کاٹنے سے عزیز مرحوم کو بخار آیا تھا اور ایک ہفتہ تک برابر اسی قسم کا بخار چڑھتا رہا۔ علاج بھی ہوتا رہا جب مجھے تشخیص کامل ہوگئی کہ میلگ نینٹ ملیریل فیور ہے تو مینے کونین شروع کی۔ الحمد للہ اُس سے فوراً فائدہ ہوا اور بخار اُتر گیا۔ مگر ضعف بہت تھا اور مچھر بھی گھر میں موجود تھے۔ علاوہ ازیں صحت کے ہوتے ہی سخت بدپرہیزی شروع ہوگئی اور باوجود منع کرنے کے اس سے نہیں رُکتے اور اس بات سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اچھی طرح واقف ہیں کہ پرہیز کے معاملہ میں اس گھر پر زور نہیں دیا جاسکتا۔ دن میں آٹھ آٹھ تربوز والدہ صاحبہ نے عزیز عبدالحی صاحب مرحوم کے لئے منگولئے اور روکے جاتے پر بھی نہ وہ رُکے اور نہ دینے والے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی بدپرہیزیاں ہوئیں جس سے مرض کا دوبارہ دورہ ہوا اور چونکہ وہ پہلے ہی بہت کمزور ہوگئے تھے اس دفعہ جانبر نہ ہوسکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؂

جناب مرزا صاحب نے اس تپ کو محرقہ قرار دیا ہے۔ اور کوئی ثبوت پیش نہیں کیا سوائے افواہوں پر اعتماد کرنے کے۔ خاکسار یقینی طور پر کہتا ہے کہ یہ بخار تپ محرقہ نہ تھا بلکہ ملیریل فیور تھا۔ اور میرے پاس ثبوت موجود ہیں یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ کسی ایک دن میں ساٹھ یا اسّی گرین کونین دیگئی۔ مناسب حال خوراکوں میں مینے اپنے ہاتھ سے صاحبزادہ صاحب کو کونین دی تھی اور ہر وقت اس کے نتائج کا نگران تھا۔ کوئی اس کا بد اثر مینے عزیز مرحوم میں نہیں دیکھا۔ کوئی علامت سنکونیزم کی Cinchonism بعد استعمال کونین کے انمیں نہیں پائی گئی۔ بلکہ پہلی دماغی علامات جو تپ کے زور کے وقت تھیں کم ہو گئیں اور فائدہ ہی ہوا۔ اور بخار اُتر گیا۔ افسوس کہ مرزا صاحب ایل ایم ایس نے بذریعہ خط مجھ سے دریافت کرنے کے بغیر اخبار میں میرے اوپر یہ الزام لگایا کہ محرقہ بخار میں کونین دیگئی۔ اور زیادہ مقدار میں دیگئی۔ سنی سنی ہوئی بات کو مان کر یقین کر لینا مذہبی یا سائینٹیفک اشخاص ..... کا شیوہ نہیں ہے ؂

بے توجہی اور بے احتیاطی کا الزام بھی محض خلاف واقعہ ہے۔ یہاں قادیان میں جتنے ڈاکٹر اور طبیب ہیں سب سے برابر مشورہ ہوتا رہا۔ اور حکیم محمد حسین مرہم عیسےٰ جب یہاں آئے تو برابر وہ مجھ سے مشورہ کرتے رہے چنانچہ اُن کے مشورہ سے سوڈا اسلفاس جو یہاں موجود نہ تھا بٹالہ سے منگوایا گیا۔ میرے سامنے تو وہ ادویہ انگریزی ہی استعمال کرتے رہے۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے کہ جب میں بعض حوائج ضروریہ کے واسطے اپنے گھر جایا کرتا تھا تو میری غیر حاضری میں کوئی دوائی اُنھوں نے یا مرزا خدا بخش نے بغیر میری اطلاع دی ہو اس کا میں ذمہ وار نہیں وہ اُن سے دریافت کیا جاوے۔ یہ محض جھوٹ ہے کہ مینے حکیم مرہم عیسےٰ سے کلام نہیں کیا۔ جناب مرزا صاحب ایل ایم ایس کو ایسی جھوٹی افواہوں کے شائع کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔ ہاں مرزا خدا بخش صاحب جو اپنی کتابوں کے کام کے لئے یہاں آئے تھے۔ اُنھوں نے میرے ساتھ سلام علیکم نہیں کیا۔ اور مینے بھی توجہ نہیں کی۔ لیکن پھر بھی مینے انکے سامنے مولوی غلام محمد صاحب کو مخاطب کرکے تشخیص بخار کی۔ اور حالات علاج کے جو میں کر رہا تھا بیان کر دیئے تھے اور مرزا خدا بخش صاحب نے نہ مجھے اور نہ مولوی غلام محمد صاحب کو اسکی نسبت کوئی مشورہ دیا کہ یہ غلطیاں ہیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ میرے ساتھ متفق ہیں۔ الخاموشی نیم رضا۔ یا انہیں جرأت نہیں تھی۔ اسکے وہی ذمہ وار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان سے بھی ایک طرح مشورہ ہوگیا۔ مشورہ نہ کرنے پر جو اعتراض کئے ہیں محض خلاف واقعہ ہیں مگر وہ معذور ہیں کیونکہ سیدی و مرشدی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد سے وہ اس لفظ مشورہ پر ہی اڑے بیٹھے ہیں۔ غذا کے متعلق جو لکھا وہ بھی محض دروغ بے فروغ ہے لطیف اغذیہ مثلاً

سیٹوجین (ووڈ وائس بھنی وغیرہ)

کا برابر استعمال ہوتا رہا۔

افسوس کہ ہمارے سابق بھائیون نے اپنے کینون کو اتنا بڑھایا ہے۔ کہ اب اپنے سائنس کے اصولون کو بھی چھوڑتے جاتے ہیں حالانکہ وہ شہرون میں بستے ہیں۔ اور نئی نئی تحقیقاتون اور علوم کے جاننے کے مدعی ہیں۔ لائق علماء سے مشورہ کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی ابتک مجھے کوئی علم نہیں کہ مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس کلانوری نے لاہور کی رہائش سے کیا فائدہ اٹھایا جو خلیفہ رشید الدین ایل ایم ایس ڈاکٹر نے قادیان کی رہائش کی وجہ سے حاصل نہیں کیا اور انکون نے کونسی نئی بیماری یا اس کی دوائی ایجاد کی ہے۔ یا کوئی موت کا علاج تجویز کیا ہے۔ اگر اب بھی انہیں میری تشخیص اور طریقہ علاج پر اعتراض ہے۔ تو وہ اپنی تشخیص اور اپنا علاج کسی طبی اخبار میں پیش کریں پھر ان کا جواب دیا جائیگا۔

بالآخر مجھے اس بات کا سخت رنج ہے۔ کہ ان لوگون نے ہمارے اس دلی صدمہ کو جو عزیز مرحوم کی وفات سے ہمین ہوا تھا بہت بڑھا دیا ہے۔ اور صدمہ پہ صدمہ دیتے ہیں۔ اور میڈیکل پریکٹیشن سے جو ہمین مالی مفاد ہوتا ہے اس کی نسبت اخبار میں اعتراض شائع کر کے مالی نقصان بھی پہنچانا چاہا ہے۔ اور ہماری عزت کی پرواہ نہیں کی۔ عزیز مرحوم کے ساتھ جو محبت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ادام اللہ برکاتہ کو تھی وہ سب احمدیون کو معلوم ہے۔ اور اس بیماری میں جس جانفشانی اور دلسوزی سرگرمی اور توجہ سے آپ نے عزیزی مرحوم کا علاج کرایا ہے اس سے زیادہ خیال میں نہیں آتا۔ اور باوجود کئی ڈاکٹر اور اطبا کے قادیان مین موجود ہونے کے باہر سے بھی ڈاکٹر بلانیکا انتظام کیا تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انکو کتنی محبت عزیز مرحوم سے تھی۔ اور کتنا صدمہ ان کے وصال سے انکو ہوا۔ مگر افسوس کہ وہ بھی برادران یوسف کے اعتراضون سے نہیں بچے۔ خیر ہم صبر کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ❊

(خاکسار رشید الدین ایل-ایم-ایس سول اسسٹنٹ سرجن پنشنر افسر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مارشیس میں احمدیت کی تبلیغ

روز ہل۔ مارشیس سے اخویم مکرم مولینا غلام محمد صاحب مبلغ احمدیت اپنی تازہ چٹھی مورخہ ۵ نومبر ۱۹۱۵ء میں حضرت اقدس کو لکھتے ہیں۔ پیارے امام علیک السلام الی یوم القیام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضور کو گذشتہ ڈاک میں حالات سلسلہ احمدیہ کے متعلق عرض کر چکا ہون اللہ کا محض فضل ہے کہ میں اور تمام جماعت احمدیہ صحت و عافیت سے ہیں۔ میں نے حضور مسیح علیہ السلام کی تحریر اپنی جماعت کو نصیحت انگریزی کی ہے اس کی نقل حضور کے ملاحظہ کے لئے ارسال خدمت ہے

(۱) Teachings of Islam
(۲) Islamic mode of worship
(۳) British Govt. and Jehad

جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ سے جہاد کرنا اللہ اور رسول کی نافرمانی کرنا ہے۔ ہر ایک کی بیس بیس کاپیان چاہئیں ابھی تک ہمین یہ کتابیں نہیں ملین آخری رسالہ تو ضرور ارسال فرماوین انگریزی میں۔ اللہ تعالیٰ ہماری سرکار برطانیہ کو نمایان فتح عطا فرماوے اور ان کے دشمنون کو تباہ کرے۔ مفتی صاحب نے لکھا تھا کہ انگریزی ترجمۃ القرآن اسلام گجراتی کی پچاس جلدین بھیجی جاتی ہیں مگر وہ یہان نہیں پہنچیں۔ لوگون کو معلوم ہوتا جاتا ہے کہ ہم حق پر ہین قرآن و حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ مولوی لوگ انکو ہم سے متنفر کرتے ہیں کہ یہ صرف ظاہری طور پر اسلام کی باتیں کرتے ہیں ورنہ یہ تو پروٹسٹنٹ ہیں جو ہمارے پاس آتا ہے اور ہماری بات سن لیتا ہے تو وہ ضرور مان لیتا ہے کہ یہ بالکل عین اسلام ہے ہماری طرف سے عام لوگون کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ خونی مہدی کوئی نہیں آئیگا۔ اور آسمان سے مسیح بھی کوئی نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ کا رسول آ چکا ہے۔ یضع الحرب۔ مسیح موعود کا ہتھیار دعا ہوگا اور بس۔ لا اکراہ فی الدین

دین ہوگیا ہے دستی نہیں ہونی چاہئے۔ مسیح کی وفات تو بہت لوگ مانتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ حیات مسیح تو بالکل غلط ہے۔ یہ تو کسی طرح بھی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہو سکتی ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ اسلام جو تم دیکھتے ہو صرف رسمی ہے مسلمان اس لئے مسلمان نہیں کہ مسلمانون کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں ورنہ وہ نہیں جانتے کہ اسلام کس کو کہتے ہیں۔ قرآن سے بالکل ناواقف ہیں۔ حدیث سے بالکل ناآشنا ہیں۔ رسوم و عادات کی ظلمت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب ہمارے دلائل سنتے ہیں تو مان لیتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ کیا سبب پہلے اتنے علما آتے رہے انہوں نے اس بات کو بالکل بیان نہیں کیا۔ میں نے کہا اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا جب سورج نکلتا ہے تو ہر ایک شکل و رنگ الگ الگ دکھائی دینے لگتا ہے۔ پہلے اندھیرے میں لوگ تھے۔ جب خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کا چاند بنا کر بھیجا تو اس نے اسی اسلام کے گھر میں سے یعنی قرآن و حدیث سے مسیح کی وفات اور اپنی صداقت دکھادی۔ بے شک قرآن و حدیث میں تھا مگر اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا۔ اس لئے فیج اعوج کے علما چونکہ اندھیرے میں تھے اس لئے وہ حق کو نہیں دیکھ سکے۔ اور کئی ایک نے دیکھ بھی لیا اگرچہ وہ تھوڑے ہیں جن کے بیانات اور اقرارات موجود ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت امام مالک رض حضرت امام بخاری رض۔ ابن قیم۔ خواجہ محمد پارسا وغیرہم۔ حضور اپنی تحریر سے ضرور مسرور فرمایا کریں۔ اگر ان کو ایک ممکن ہو۔ جماعت احمدیہ سیلون مارشیس کے لئے ضرور دعا فرماوین۔ تمام احمدیان مارشیس حضور کی خدمت میں دست بستہ السلام علیکم عرض کرتے ہیں والسلام۔ میرا تمام جماعت حاضرین کو السلام علیکم۔ حضور کا غلام

(غلام محمد)

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کرین ورنہ عدم تعمیل معاف (مینجر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

اپنی جماعت احمدیہ کو چند نصیحتیں

(جو صوفی صاحب نے مارشیس میں دستی پریس پر چھاپ کر شائع کیں)

"دیکھو میں ایک حکم لیکر آیا ہوں۔ آپ لوگوں کے پاس وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے انکا دین پھیلیگا۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۴ - ۱۵)

۲۷ فروری ۱۹۱۵ء کے اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"ہم اس اشتہار کے ذریعہ اپنی محسن گورنمنٹ اور پبلک پر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ہم ہنگامہ اور فتنہ کے طریقوں سے بالکل متنفر ہیں اور ہم اور ہماری جماعت اول درجہ پر امن اور صلح دوست اور خیر خواہ سرکار انگریزی ہیں ہماری تعلیم یہی ہے کہ جو شخص ہم سے تعلق رکھتا ہے وہ اپنے تئیں ہر ایک شرارت اور جذبات نفسانی سے پاک کرے اور اپنی نیک چلنی اور صبر اور حلم کا لوگوں کو نمونہ دکھاوے اور کوشش کرے کہ تا ایک راستباز اور بے شر انسان ثابت ہو اور جہاں تک ممکن ہو ہر ایک دشمن اور یاوہ گو کی بدگوئی پر صبر کرے اور ہر ایک اشتعال اور جذبۂ نفسانیہ سے اپنے تئیں بچاوے۔ اور اپنی موت یاد رکھے اور ایک غریب مزاج آدمی کی طرح اپنے تئیں بنائے رکھے اور بندگان خدا کا سچا خیر خواہ اور تعصب سے دور رہے یہ تو اخلاقی نصیحت ہے اور ساتھ اس کے سولہ برس سے میں اپنی جماعت کو یہی سمجھا رہا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی کے سچے خیر خواہ بنے رہو اور دل سے اس کا شکر کرو کیونکہ اس گورنمنٹ کی برکت اور توجہ سے ہماری تمام تکلیفیں دور ہوئیں ہم مظلوم تھے ہمارے لئے عدالت کے دروازے کھلے ہم قید میں تھے ہمارے لئے آزادی حاصل ہوئی اور ہمارے حقوق زائل کئے گئے تھے اور پھر وہ قائم کئے گئے کیا کوئی شریف انسان ایسی ذاتی کریگا کہ اپنے محسن سے دل میں کینہ رکھے اور نیکی کی جگہ بدی کرنے کے لئے تیار رہے؟ ہرگز نہیں۔ پس جو شخص ہم میں سے اور ہماری جماعت میں سے ہے چاہیئے کہ وہ اس نصیحت کو ہماری آخری نصیحت سمجھے اور ہمیشہ مرتے وم تک اسی کا پابند رہے اور جو شخص اس اصول کو اپنا دستور العمل نہ بناوے وہ ایک ناپاک طبع اور ہم سے خارج ہے اور ہم میں سے وہی ہے اور وہی ہوگا جو اس نصیحت کا پابند رہے یہ وہ نصائح ہیں جو بار بار ہم اپنی جماعت کو دیتے ہیں جن سے ہماری ۱۶ برس کی تالیفات بھری ہوئی ہیں اور نہ صرف چھپکر بلکہ بہاونہیں کر غیر ملکوں اور عربستان اور بلاد روم میں ہم نے اس رائے کو شائع کیا۔"

"حقیقۃ المہدی مطبوعہ ۲۱ فروری ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں۔" میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کے لئے لڑتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسولؐ کا نافرمان ہے ان کی وصیتوں اور حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں ہر ایک کو چاہیئے کہ ان اخلاق میں مجھے آزمائے اور خراب ظن اپنے دل سے دور کرے۔ میری بیس برس کی تعلیم جو براہین احمدیہ سے شروع ہو کر راز حقیقت تک پہنچ چکی ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو اس سے بڑھ کر میری باطنی صفائی کا اور کوئی گواہ نہیں میں اپنے پاس ثبوت رکھتا ہوں کہ میں نے اپنی کتابوں کو عرب اور روم اور شام اور کابل وغیرہ ممالک میں پھیلایا ہے اور اس امر سے قطعاً منکر ہوں۔ کہ آسمان سے اسلامی لڑائیوں کے لئے مسیح نازل ہوگا۔ اور کوئی شخص مہدی کے نام سے جو بنی فاطمہ سے ہوگا بادشاہ وقت ہوگا اور دونوں ملکر خونریزیاں شروع کرینگے خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہرگز صحیح نہیں ہیں مدت ہوئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے کشمیر کے محلہ خان یار میں آپ کا مزار موجود ہے سو جیسا کہ مسیح کا آسمان سے اترنا باطل ثابت ہوا ایسا ہی کسی مہدی غازی کا آنا بھی باطل ہے اب جو شخص سچائی کا بھوکا ہے وہ اس کو قبول کرے فقط"

المبلغ (صوفی، غلام محمد احمدی (صاحب) بی اے)

مراسلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ براہ مہربانی الفضل کی اشاعت قریب میں مندرجہ ذیل سطور شائع کر دیں۔

۸ دسمبر کو خاکسار اور میر محمد اسحاق صاحب قادیان سے تصفیہ شرائط کے لئے بحکم حضرت خلیفۃ المسیحؑ لاہور گئے اور وہاں پہنچکر ڈاکٹر محمد حسین شاہ کو ورود لاہور کی اطلاع کی۔ انہوں نے حسب قرارداد کے مطابق ہم کو بلایا اس کے موافق گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور مرزا خدا بخش اور حکیم محمد حسین مرہم عیسی کو تصفیہ شرائط پر گفتگو کرنے کے لئے اپنا قائمقام تجویز کیا جس کے بعد ۱۱ - ۱۲ دسمبر کو تحریری گفتگو ان سے ہوتی رہی اور پیغامیوں کی مجلس شوریٰ کے مسودہ شرائط کی دو شرطیں ۱۲ و ۱۴ باتفاق فریقین منظور ہو گئیں۔ اور شرط نمبر ۴ و ۹ پر اس حد تک گفتگو ہوئی کہ فریق ثانی نے لاجواب ہو کر قطعی طور پر آئندہ گفتگو بند کر دی جس کے بعد ہم صبح قادیان آنے کو تھے کہ انہوں نے تحریری طور پر ہمکو درخواست لکھکر دی کہ ہم پھر دوبارہ گفتگو کی اجازت چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے ایک تحریر پیش کی کہ براہ خدا اس کو ہمارے منشار کے موافق منظور کر لیں جس پر ان کو جواب دیا گیا کہ جو تحریر آپ نے پیش کی ہے چونکہ یہ سابقہ قطعی قرارداد کے خلاف ہے جو ہمارے اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے درمیان فیصلہ پا چکی ہے اس پر ہم اس وقت کوئی گفتگو نہیں کرتے ہاں آپکو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ آپ دوبارہ تصفیہ شرائط کے متعلق گفتگو کریں لیکن چونکہ آپ رات سے گفتگو ختم کر چکے ہیں اور ہم جانے کو طیار ہیں اور پانچ چھ روز